REGD NO L 5254

242

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ ۱؍۰

یوم جمعۃ المبارک
۹ رمضان المبارک

جلد ۳۹/۵ | ۱۵ احسان ۱۳۳۰ ھش | ۱۵ جون ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۳۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ جون :- بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ آج سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ -

اس سے پہلے بذریعہ ڈاک اطلاع ملی تھی کہ لاہور ۱۲ جون کو بھی حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اچھی رہی - الحمد للہ

——— آج ساڑھے سات بجے صبح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ نصرت کا افتتاح فرمایا - اور تقریر فرمائی -

——— میری بھانجی عزیزہ آصفہ بیگم دختر راجہ علی محمد صاحب کا پتھری کا دوسرا اپریشن ہوا ہے - احباب عزیزہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (پروفیسر فیض الرحمٰن فیضی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامدِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سب قوموں میں ہلاک کرنے والی تاریکی ہے - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر نور بخش ہے اور رسول اللہ ہی میری جان کی جان ہیں - اور آپ کے میٹھے ذکر ہی سے میں تر و تازہ ہوا ہوں پس دوسری ساری باتیں آپ کی باتیں لیکر چھوڑ دے اور رسول اللہ کی پیروی کر تو نجات پائے گا اور بخشا جائے گا - وہ مہربان ہے رحمت والا ہے - امر و نہی کرنے والا ہے - بشارت دینے والا - ڈرانے والا اور دکھوں میں خوشخبری دینے والا ہے

(کرامات الصادقین صفحہ ۳۶ - ۴۲)

پاکستان متروکہ جائدادوں کے متعلق ہندوستان سے کوئی نیا سمجھوتہ کرنے کیلئے تیار نہیں

کراچی ۱۴ جون :- پاکستان کے مہاجرین کے آبادکاری کے محکمے کے وزیر ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے ایک بیان میں ہندوستان کو خبردار کیا ہے - کہ پاکستان اب متروکہ جائدادوں کے متعلق کوئی نیا سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہے - جس سے ہندوستانی مسلمانوں کی زندگی ہندوستانی کسٹوڈین کے رحم و کرم پر ہو کر رہ جائے - اور اس کے نزدیک متروکہ جائدادوں کے مسئلے کا صرف ایک ہی حل ہے - کہ ہندوستان اس سلسلے میں ۱۹۴۹ء کے سمجھوتہ پر عمل کرے اور ایک تاریخ متعین کرے جس کے بعد کسی کو تارک وطن قرار نہ دیا جاسکے اور اس سلسلہ میں دونوں ملکوں میں ہونے والے دوسرے سمجھوتوں پر سنجیدگی سے عمل کرے -

ڈاکٹر قریشی نے کہا - اب پچھلے سمجھوتوں سے پہلو تہی کی ایک ترکیب ہندوستان نے اور نکالی ہے - اور پاکستان سے تمام املاک کی رقم ادا کرنے کو کہا ہے - حالانکہ اس سلسلے میں اس نے خود نہایت ہی مبالغہ آمیز اعداد و شمار پیش کئے ہیں - اور پھر یہ ویسے بھی ناقابل عمل اور غیر منصفانہ ہے - آپ نے ہندوستان کے وزیر آبادکاری مسٹر جین کی اس بات کو غلط ثابت کیا کہ جولائی ۱۹۴۹ء تک پہلے معاہدہ کے مطابق پاکستان میں صرف ایک جائداد فروخت ہوسکی - اور بتایا کہ پنجاب میں جولائی ۱۹۴۹ء تک ۷۴ آدمیوں کو تبادلے کی اور ۲۰۰ کو فروخت کی اجازت دی گئی - اور اکیلے سندھ ہی میں ۱۹۸۹ امور میں فروخت اور تبادلے کی اجازت دی گئی -

راولپنڈی کے مقدمہ سازش کی سماعت
کل شروع ہوگی

حیدرآباد (سندھ) ۱۴ جون :- راولپنڈی کے مقدمہ سازش کی سماعت کل (جمعہ) کو یہاں شروع ہو جائے گی - سپیشل ٹریبونل کے صدر مسٹر جسٹس عبد الرحمٰن اور ان کے دونوں رفقاء کار مسٹر جسٹس محمد شریف اور مسٹر جسٹس امین الدین احمد یہاں پہنچ چکے ہیں - سرکار کی طرف سے مقدمہ میں وکالت سندھ کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر بروہی کریں گے - وکلاء صفائی کے لئے بھی مناسب سہولتیں بہم پہنچائی گئی ہیں - سارے کے سارے ملزم حیدرآباد پہنچ چکے ہیں ان کے وکلاء اور رشتہ داروں کو ان سے ملنے کی سہولتیں بھی دی جائیں گی - ملزموں کو اے کلاس میں رکھا گیا ہے -

عالمی بنک سے قرضہ کی گفتگو کرنے کیلئے
پاکستان سے ایک وفد جائے گا

کراچی ۱۴ جون :- پاکستان نے کولمبو پلان کے مطابق ترقیاتی سکیموں کا جو چھ سالہ منصوبہ تیار کیا ہے - اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے عالمگیر بنک سے قرضہ مانگا تھا - اس سلسلے میں بنک سے گفت و شنید کے لئے عنقریب ایک وفد واشنگٹن جائے گا - جس کے لیڈر وزارت اقتصادیات کے سیکرٹری مسٹر سعید حسین ہونگے واپسی پر یہ وفد کینیڈا بھی جائے گا - اور وہاں پاکستان کے اس ۲½ کروڑ کی رقم میں سے حصہ کے لئے بات چیت کرے گا - جو کولمبو پلان کے ماتحت کینیڈا نے دینا منظور کیا تھا -

کراچی ۱۴ جون پاکستان کے محکمہ موسمیات کے ترجمان مسٹر محمد اسلم کے انکشاف کے مطابق پاکستان میں کراچی لاہور - چاٹگام - سکھر - کوئٹہ پشاور اور ڈھاکہ میں زلزلہ پیمائی کے مراکز قائم کئے جائیں گے -

کراچی ۱۴ جون، ۱۳ جون کو استنبول میں مختلف ممالک کی پارلیمنٹوں کی یونین کا جو اجلاس ہو رہا ہے اس میں شامل ہونے والے پاکستانی وفد کی قیادت مسٹر تمیز الدین خان صدر دستور ساز اسمبلی پاکستان کریں گے

ایران کو تیل سے ۸ گنا زیادہ آمد ہوگی

طہران ۱۴ جون :- ایران کے وزیر اعظم نے اندازہ لگایا ہے - کہ تیل کی قومی ملکیت میں آجانے سے ایران کی آمد ۱۲ کروڑ ہو جائے گی - گویا تیل سے موجودہ آمد سے ۸ گنا ہو جائے گی -

تیل کے بورڈ نے ایران کے تیل بردار جہازوں کے کپتانوں کو قانون ملکیت کے مطابق سمجھوتے پُر کرنے کے احکام دیئے ہیں -

آج وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق پارلیمنٹ کے کمرے میں ایک ماہ تک قیام کے بعد اپنے گھر واپس آگئے ہیں اور مسٹر گریڈی امریکی سفیر نے جنوبی ایران کے قبائلی علاقوں کے متعلق بھی امریکہ کی تشویش کا اظہار آپ کی قیام گاہ ہی پر کیا -

حکومت ایران نے تیل کے علاقوں میں غیر ملکی نامہ نگاروں کے داخلہ پر جو پابندی لگائی تھی وہ اٹھائی ہے

انقرہ ۱۴ جون - عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عظام پاشا آج یہاں ترکی اکابر سے عرب لیگ کے سات ممبر ممالک اور ترکی میں باہم تعلقات کو خوشگوار ترین بنانے کی کوشش کے لئے پہنچ گئے

احرار کے ایک شرمناک افتراء کی تردید

اخبار "آزاد" لاہور کی ۵ جون ۱۹۵۱ء کی اشاعت میں "اعجاز نصر اللہ قادیانی کا قبولِ اسلام" کے زیر عنوان میرے متعلق یہ خبر شائع ہوئی ہے - کہ میں نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے منہ موڑا ہے - یہ خبر سراسر بے بنیاد اور قطعی طور پر جھوٹ اور بالکل افتراء ہے میں خدا کے فضل سے اسلام اور احمدیت کا فدائی ہوں - اور احمدیت کو ہی حقیقی اسلام یقین کرتا ہوں - لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین ولعنۃ اللّٰہ علیٰ من افتریٰ (خاکسار اعجاز نصر اللہ ربوہ)

۱۴/۶/۵۱

مظفر آباد میں میونسپلٹی کا قیام

مظفر آباد ۱۴ جون :- آزاد کشمیر حکومت نے مظفر آباد ٹاؤن ایریا کمیٹی کو میونسپلٹی کا درجہ دے دیا ہے - نیز انتخابات کے لئے بالغان کے حق رائے دہندگی کی بنا پر ووٹروں کی فہرست بھی تیار کرلی گئی ہے - سارے شہر کے چھ وارڈ ہوں گے ریاست جموں و کشمیر کی تاریخ میں پہلی مرتبہ یہاں بالغان کی حق رائے دہندگی کی بنا پر یہ انتخاب عمل میں آئیں گے (استقلال)

افغانی بھائیوں کو آزاد کرایئے
پاکستان سے ایک افغانی لیڈر کی استدعا!

کوئٹہ ۱۴ جون - افغان ری پبلکن پارٹی کے ایک ممتاز رکن مسٹر سعید محمد میوند حال ہی میں پاکستان میں آکر کہا ہے - کہ کابل حکومت نے "پختونستان" کا ڈھونگ محض عوام کی توجہ اپنی مطلق العنانی سے دوسری طرف مبذول کرنے کے لئے رچا رکھا ہے - آپ نے اپنے افغانی بھائیوں سے اپیل کی کہ وہ اس جور و ستم آمر حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے متحد ہو جائیں - اور پاکستان سے استدعا کی ہے - کہ وہ اپنے افغانی بھائیوں کو یحییٰ خیل کے قبائلی اکابر کی آہنی گرفت سے آزاد کرانے میں ان کی مدد کرے -

غلام محمد کا عزمِ لندن

کراچی ۱۴ جون :- پاکستان کے وزیر خزانہ آنریبل مسٹر غلام محمد آج بذریعہ ہوائی جہاز لندن کے لئے روانہ ہو گئے - آپ وہاں سٹرلنگ بیلنس سے متعلقہ برطانیہ اور پاکستان میں ہونے والی بات چیت کرنے والے وفد کی قیادت کریں گے - یہ گفتگو کل شروع ہو رہی ہے، اور امید ہے کہ پندرہ روز تک جاری رہے گی -

——— پشاور ۱۴ جون :- اقوام متحدہ کے چار ماہر طبیعات الارض نے آج وارسک پروجیکٹ کا معائنہ کیا -

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس سے چھپوا کر ۳ مسکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا -

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ "الفضل" لاہور
مورخہ ۱۵ر جون ۵۱ء

احراریوں کا مرغِ دست آموز

ننگِ صحافت احراری اخبار روزنامہ "زمیندار" اپنی اشاعت ۱۵ر جون ۵۱ء میں لکھتا ہے۔

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ مرزا غلام احمد شہید کربلا ابن علی علیہ السلام سے افضل ہے"

وہ لکھتا ہے کہ یہ عقیدہ ناپاک ہے۔ اور اس کا اظہار اشتعال انگیزی ہے۔ اس لئے حکومت کو یہ کرنا چاہیئے اور وہ کرنا چاہیئے۔ اور تعزیرات پاکستان کی فلاں فلاں دفعہ کے رو سے یہ قابل مواخذہ ہے۔

یہ ننگِ شرافت اور ننگِ صحافت اخبار آئے دن جماعت احمدیہ کے بزرگوں کے متعلق نت نئی سے نئی گالیاں اپنے کالموں میں شائع کرتا ہے۔ کیا اس وقت اس کو تعزیرات پاکستان کی یہ دفعات یاد نہیں رہتیں۔ اس نوٹ میں کیا اس نے گالیاں نہیں دیں۔ یہ ایک ہی سانس میں گرم و سرد کیا معنی رکھتا ہے؟

جب کوئی شخص اپنے عقیدہ کا اظہار کرے۔ کہ فلاں بزرگ فلاں بزرگ سے مدارج میں افضل ہے۔ تو یہ تو اشتعال انگیزی بن جاتی ہے۔ مگر جب کسی کے بزرگوں کو فحش گالیوں تک دینے سے گریز نہ کی جائے۔ تو وہ آپ کی ادا کٹھیرتی ہے کیونکہ آپ بزعم خود حکومت اور عوام کے بڑے لاڈلے ہیں۔ اس لئے جس قدر چاہیں "احراری پن" کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔

قرآن کریم میں تو رسولوں کے متعلق بھی یہ آتا ہے۔ کہ

تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض۔ ایک بزرگ جس کو پاکستان کے لاکھوں شہری نبی اللہ مانتے ہیں۔ تو کیا ان کا حق نہیں ہے کہ وہ غیر نبی پر اس کو ترجیح دیں۔ آخر ان کا یہ حق کیوں نہیں؟

پھر اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیے۔ کہ کتنے بزرگ ہیں جن کو آپ ایک دوسرے سے افضل سمجھتے ہیں۔ پہلے آپ پر تعزیرات پاکستان کی دفعات مذکورہ کیوں نہ لگائی جائیں باقی رہا عقیدہ تو بزرگوں کے فضائل کے متعلق شیعوں اور سنیوں کے عقائد آپ جانتے ہی ہیں۔ جب ان کا اظہار اخبارات میں کھلم کھلا ہوتا ہے۔ تو آپ کی رگِ حمیت کیوں نہیں پھڑکتی؟ الامام المہدی علیہ السلام کے فضائل دیکھنے ہوں تو ۲۳ر مئی کا "انیس" سہ روزہ شیعہ اخبار مطالعہ فرمائیے۔ آپ یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام اپنے دعویٰ مہدی مسعود اور مسیح موعودؑ میں (نعوذ باللہ) جھوٹے ہیں۔ مگر آپ کا یہ حق کس طرح ہے کہ جو لوگ ان کو سچا سمجھتے ہیں۔ ان کو ان فضائل کے اظہار سے روکیں جو خود شیعوں اور سنیوں کے نزدیک امام مذکور کے مسائل مسلّمہ ہیں۔

اگر اپنے عقائد کے اظہار سے اشتعال انگیزی ہوتی ہے۔ تو ان عقائد کے اظہار پر آپ کیوں احتجاج نہیں کرتے۔ کیا اس لئے کہ آپ احراریوں سے اور شیعوں سے ڈرتے ہیں۔ ایسے بزدل انسانوں کو کون حق پرست کہہ سکتا ہے؟ چونکہ احمدیوں کو آپ کمزور سمجھتے ہیں۔ اس لئے جو چاہتے ہیں۔ انہیں کہہ لیتے ہیں۔ آپ حکومت کے لاڈلے ہی سہی۔ مگر یاد رکھئے۔ احکم الحاکمین کے سامنے سب کو حاضر ہونا پڑیگا۔ وہاں آپ کی یہ چالبازیاں کام نہ دیں گی۔ کہ انجمن صحافیاں کے صدر بھی آپ ہوں۔ اور ننگِ صحافت بھی آپ ہوں۔ مندرجہ ذیل عقائد کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ کبھی آپ نے ان کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ کبھی آپ کو تعزیرات پاکستان یاد آئی ہے؟ سنیئے۔

دیکھا شبِ معراج جو دستِ حیدرؓ
سمجھے یہ نبی پردے کے اندر ہیں علیؓ
در نجف ۲۴ر مئی ۱۹۵۱ء

نویںؑ امام کی صورت میں آ گیا کوئی
خدا کا نور مجسم دکھا گیا کوئی
در نجف ۲۴ر مئی ۱۹۵۱ء

زہرا کا لال سبط پیغمبر حسینؓ ہے
حقا کہ سب سے افضل و برتر حسینؓ ہے
(در نجف ۲۴ر مئی ۵۱ء)

یہ ہم نے چند اشعار بطور نمونہ پیش کئے ہیں۔ ورنہ احراری اخبار" روزنامہ زمیندار" کے مدیر مسئول جانتے ہیں۔ کہ ادھر اور ادھر دونوں اطراف سے ایسے عقائد کے انبار مل سکتے ہیں۔ جن کا کھلم کھلا اظہار ہوتا ہے۔ مگر اس وقت آنجناب کی رگِ حمیت پھڑکنے کا نام بھی نہیں لیتی آپ کا یہ نوٹ اور اس سے بھی فحش تر نوٹ جو آپ احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کے لئے متواتر لکھتے رہتے ہیں۔ احمدیت کے مقابلہ میں اصولی شکست کا کھلا اعتراف ہے۔ اگر آپ کا کوئی ایمان کوئی دین ہوتا۔ جس پر آپ کو بھروسہ ہوتا۔ تو آپ ایسے اوچھے ہتھیار استعمال کرنے پر کبھی نہ اتر آتے۔ مگر حکومت اور عوام اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ آپ کا بنیادی اصول بے اصولی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ آپ شرافت اور انسانیت کے دشمن عظیم ہیں۔ اسلام کے نام کو آپ سے عار ہے۔

اگر آپ کے دل میں ذرا سی بھی اسلام کی ہمدردی ہوتی۔ تو آپ اس جماعت کے پاؤں کی خاک اپنے سر ماتھے پر ملتے۔ جو دنیا کے عظیم کفر گڑھوں میں جا جا کر اسلام کا جھنڈا بلند کر رہی ہے۔ جو حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا رہی ہے۔ یہ ہم کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ تو سب سے بڑے مخالف اسلام ہیں۔ آپ کو جماعت احمدیہ کی یہی بات تو چبھتی ہے۔ کہ وہ دنیا میں اسلام پھیلا رہی ہے۔ اور مسلمان آپ کو طعنہ دیتے ہیں۔ کہ کہ دین کا ستون تو بنتے ہو۔ مگر جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں کام کر کے دکھاؤ۔ یہی بات تو آپ کو کھائے جاتی ہے۔ کام وام تو کوئی دکھا نہیں سکتے۔ اس لئے اس بندر کی طرح جس کو بئے نے نصیحت کی تھی۔ کہ وقت بے وقت کے لئے مکان بنا رکھتے۔ تو آج رات سردی سے کیوں ٹھٹھرتے۔ آپ اسی پر جھنجھلا جاتے ہیں۔

دوسرا الزام جو احراری اخبار روزنامہ زمیندار نے الفضل پر لگایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ

"الفضل شیعہ اخباروں کی عبارتیں نقل کر کے مسلمانوں کے دو عظیم الشان گروہوں کو آپس میں لڑانے اور پاکستان کو مرغبازی کا اکھاڑا بنانے کی ناپاک کوشش کر رہا ہے۔"

اس کا مختصر جواب تو وہی ہے۔ جو بہتان باندھنے والوں کے لئے اللہ تعالےٰ نے مقرر کیا ہے۔ کہ

لعنة الله على الكاذبين

الفضل کا ایک لفظ نکال کر دکھایئے۔ جو شیعہ اور سنّی میں لڑائی کرانے کے لئے لکھا گیا ہو۔ ہم نے اس بارہ میں جو مضامین لکھے ہیں۔ وہ شیعوں اور سنیوں کو احراریوں سے بچانے کے لئے لکھے ہیں۔ اور اس غرض سے لکھے ہیں۔ کہ شیعہ اور سنّی احراریوں کے شر سے بچیں۔ کیونکہ وہ نہ صرف مرزائی غیر مرزائی بلکہ شیعہ۔ سنّی۔ حنفی۔ وہابی وغیرہ سوال اٹھا اٹھا کر ملک میں انتشار پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر زمیندار ان کو ڈھانپنے کے لئے الٹا الفضل پر بہتان باندھ رہا ہے۔

احراریوں نے نہ صرف نارووال میں شیعہ سنّی سوال پیدا کیا۔ بلکہ حافظ آباد میں بھی پیدا کیا انہوں نے قصور میں حنفی وہابی سوال پیدا کیا۔ اب لائل پور میں یہی سوال پیدا کیا ہوا ہے۔ اگر ہم پر اعتبار نہ ہو۔ تو اپنے دوست جناب خلیق قریشی ایڈیٹر لائلپور گزٹ سے پوچھ لیجیے۔ پھر انہی خلیق قریشی کا جو بیان اتحاد کانفرنس کے جلسہ کے متعلق خود زمیندار میں شائع ہوا۔ وہ مطالعہ فرمائیے۔ اس سے معلوم ہو گا۔ کہ شر پسند کون ہے۔ احراری اور زمیندار یا اور کوئی؟

ہمیں حیرت ہے کہ "زمیندار" جیسے بے پیندا اخبار کو مسلم لیگ جیسی جماعت کی حمایت حاصل ہے۔ جو اس وقت پورا پورا احراریوں کا مرغ دست آموز بنا ہوا ہے۔ اور اس کا مدیر مسئول اپنے والد ماجد کی امرتسر والی تقریر بھول گیا ہوا ہے۔ اور پھر احراری وقتاً فوقتاً جو ذلت اسکی کرتے رہے ہیں۔ سب فراموش کر بیٹھا ہے۔ لیکن نابکے۔ غریب احمدیوں پر جو ناحق ظلم ہو رہے ہیں۔ یہ ضرور ایک دن رنگ لائیں گے۔ اگرچہ ہماری دعا یہی ہے۔ کہ الٰہی یہ نادان نہیں جانتے۔ کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ ان کو معاف کر اور صداقت قبول کرنے کی توفیق عطا کر۔ آمین۔

> سلہ امام تقی رحمۃ اللہ علیہ

چونڈہ میں کامیاب جلسہ

۲ر جون ۱۹۵۱ء کو انجمن احمدیہ چونڈہ کا جلسہ زیر صدارت لیفٹیننٹ کرنل چودھری نظام الدین صاحب منعقد ہوا۔ مولانا ابوالعطاء جالندھری گیانی واحد حسین مولوی عبدالغفور صاحبان کی تقاریر بڑی دلچسپی سے سنی گئیں۔ دوسرے اجلاس کا سارا وقت ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کو دیا گیا۔ آپ نے متواتر چار گھنٹے تک احراریوں کے اعتراضات کے جوابات پر لیکچر دیا۔ سینکڑوں احمدیوں اور غیر احمدیوں کا مجمع تھا۔ لیکچر کو بڑی دلچسپی سے سنا گیا۔ فاضل لیکچرار نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے اس امر کی وضاحت کی کہ احرار ایک خالص سیاسی پارٹی ہے۔ مذہب اور علم سے ان کو دور کا بھی واسطہ نہیں۔ دوسرے دن پھر اسی طرح مکرم گیانی واحد حسین و گیانی عباد اللہ و قاضی علی محمدؐ خطیب جامعہ سیالکوٹ و سید امجد علی شاہ نے موثر تقاریر فرمائیں۔ رات کے جلسہ میں مولوی ابوالعطاء صاحب نے ۱۰ بجے سے ایک بجے تک ایک لمبی اور موثر تقریر فرمائی۔ کافی احراری سننے آئے۔ اور سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ فاضل مقرر نے ایک ایک سوال کا جواب دیا۔ اور جلسہ دعا کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ سائبان لاؤڈ سپیکر اور کھانے کا وسیع انتظام تھا۔

(رحیم بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چونڈہ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے

چند تازہ رویا و کشوف

فرمودہ ۱۱ جون ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

فرمایا:-

(۱)

میں نے رویا میں دیکھا کہ میں قادیان میں ہوں اور وہاں ایک بہت بڑی مسجد ہے جس میں نماز پڑھانے کے لئے جا رہا ہوں۔ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ سینکڑوں آدمی لمبی لمبی قطاروں میں بیٹھے ہوئے امام کا انتظار کر رہے ہیں۔ میں مسجد میں داخل ہوا اور مصلے پر جا کر کھڑا ہو گیا اور میں نے نماز پڑھانی شروع کر دی۔ اس وقت ان حالات کا خیال کر کے کہ یہاں خدا تعالیٰ نے کتنے لوگوں کو جمع کیا ہوا ہے اور کتنی بڑی مسجد ہے جس میں لوگ انتظار کر رہے ہیں۔ طبیعت میں نہایت ہی رقت پیدا ہوئی اور میں نے سورۃ فاتحہ اور قرآن شریف کی کوئی سورۃ یا اُس کا کوئی حصہ نہایت ہی سوز اور جذب کے ساتھ پڑھنا شروع کیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قرآن کریم کی تلاوت کے اثر سے تمام فضا معطر ہو رہی ہے۔ نماز پڑھاتے پڑھاتے جب میں سجدہ میں گیا تو معلوم ہوتا ہے کہ جوش کی حالت میں کلمات تسبیح بھی میں کسی قدر بلند آواز میں پڑھتا ہوں۔ تلاوت کی طرح بلند نہیں۔ لیکن اتنی آواز میں کہ وہ سنے جا سکتے ہیں۔ جب میں سجدہ میں گر رہا تھا تو یوں معلوم ہوا جیسے میری آنکھ کھل گئی لیکن اپنی چارپائی پر لیٹے ہوئے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ میں جاگ رہا ہوں میں نے کشفی حالت میں یہ دیکھا کہ گویا میں دو وجود ہوں۔ میرا ایک وجود نماز پڑھا رہا ہے اور ایک وجود چارپائی پر لیٹا ہوا ہے۔ میرا وہ وجود جو نماز پڑھا رہا تھا۔ اس نے میرے پہلو میں سجدہ کیا اور اس کی تسبیح کی آوازیں مجھے آ رہی تھیں۔ اس کے بعد کشف کی حالت جاتی رہی۔

(۲)

میں نے دیکھا کہ میں قادیان میں ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے مکانات اور مسجد اقصےٰ کے درمیان میں سلسلہ کے لئے کچھ عمارات بنوا رہا ہوں۔ جتنا فاصلہ مسجد اقصےٰ اور ان مکانات کے درمیان میں ہے اُس سے فاصلہ بہت زیادہ معلوم ہوتا ہے اور درمیانی زمین دس پندرہ یا بیس ایکڑ کی معلوم ہوتی ہے۔ اس تمام زمین میں بنیادیں کھودی ہوئی ہیں اور جس طرح یورپ اور امریکہ میں بہت بڑے بڑے فلیٹس ہوتے ہیں اسی طرز کی عمارت کا کوئی نقشہ معلوم ہوتا ہے۔ اس جگہ پر سینکڑوں یا ہزاروں کمروں کی بنیادیں کھدی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اور عمارت کی بنیادیں زمین سے اوپر تک آ چکی ہیں۔ عمارت کا مصالحہ نہایت قیمتی ہے اور وہ سیمنٹ یا پتھر کا معلوم ہوتا ہے۔ میں ایک جگہ کھڑا ہوا اس وسیع عمارت کے اوپر جو تیار ہو رہی ہے نظر ڈالتا ہوں کہ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔

(۳)

میں نے دیکھا کہ گویا حکومت پاکستان کی معرفت ہم نے قادیان میں جلسہ کرنے کی اجازت لی ہے اور ہندوستان کی گورنمنٹ نے ہم کو دس بارہ دنوں کے لئے قادیان جانے کی اجازت دے دی ہے۔ اور ہندوستان اور پاکستان سے احمدی بڑے جوش سے وہاں جمع ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام والے مکان میں ہم ٹھہرے ہیں لیکن وہ مکان بہت وسیع ہو چکا ہے۔ اس کی چوٹی بہت ہی بلند چلی گئی ہے اور اس کی کئی منزلیں ہیں۔ لیکن منزلیں اتنی زیادہ نہیں جتنی کہ اس کی چھتوں کی بلندی۔ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے ہر کمرہ کی چھت پچاس پچاس۔ ساٹھ ساٹھ۔ ستر ستر فٹ اونچی ہے۔ اور ایک منزل سے دوسری منزل تک جانا کارِ دارد ہے۔ سیڑھیوں کی تکلیف سے بچانے کے لئے لفٹ کی طرح کی ایک چیز جو میں نے اس دنیا میں نہ دیکھی ہے نہ سنی بنائی گئی ہے۔ ربڑ کا بنا ہوا ایک موٹا سا کپڑا ترپالوں کی طرز کا اس مکان کی سیڑھیوں کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اور اس میں اس طرح بڑے بڑے جُھنجے ڈالے گئے ہیں جس طرح اکارڈین باجے (ہارمونیم) میں ہوتے ہیں اور ڈھلوان کی طرز پر وہ فرش سے لے کر چھت تک کھینچا گیا ہے۔ جب آدمی اس کے ایک جُھنجے پر پیر رکھتا ہے اور ہاتھوں سے اوپر کے جُھنجے کو پکڑتا ہے تو اس سیڑھی میں ایسی لچک پیدا ہوتی ہے کہ آدمی کئی فٹ اوپر چڑھ جاتا ہے اور وہاں وہ ایک اور جُھنجے پر اپنے پیر رکھ دیتا ہے اور اس سے اوپر کے جُھنجے کو پکڑ لیتا ہے۔ اس طرح چند جھٹکوں میں وہ چھت پر چڑھ جاتا ہے۔ جہاں تک میرا علم ہے ایسی سیڑھی آج تک ایجاد تو کوئی نہیں ہوئی لیکن عقل ضرور کہتی ہے کہ ایسی سیڑھی ایجاد کی جا سکتی ہے۔ کمرے بھی بہت بڑے بڑے اور وسیع ہیں۔ ساٹھ ستر سو فٹ کے چوڑے اور سو سو ڈیڑھ ڈیڑھ سو فٹ کے لمبے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مستورات مہمانوں کا انتظام تو اس گھر میں کیا گیا ہے اور مرد مہمانوں کا باہر انتظام کیا گیا ہے اس گھر کو جاتے وقت بہت سے مرد مجھے ملے جو مہمان کے طور پر آئے ہوئے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ابھی بہت تھوڑے مہمان آئے ہیں بہت سے مہمان ابھی آنے باقی ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شوقِ محبت میں لوگ دیوانہ وار چاروں طرف سے کھنچے چلے آتے ہیں۔ میں اس نظارہ سے متاثر ہو کر مکان کے اندر یہ دیکھنے کے لئے کہ عورتوں کے لئے کیا انتظام ہوا ہے۔ مختلف کمروں میں پھرا ہوں۔ وہاں میں نے دیکھا کہ مختلف جگہوں کی عورتیں آئی ہوئی ہیں اور کمروں کے مختلف حصوں میں اپنی جگہیں بنا رہی ہیں۔ کسی نے کہا کہ مرد کم آئے ہیں۔ میں نے کہا نہیں یہاں تو تمہیں عورتیں ہی نظر آتی ہیں مرد باہر ہیں اور ابھی چاروں طرف سے لوگ آ رہے ہیں۔ ایک عجیب خوشی کی لہر احمدیوں میں پھیل رہی ہے اور اس خوشی میں کوئی تسبیح کے کلمے کہہ رہا ہے۔ کوئی تحمید کے کلمے کہہ رہا ہے اور کوئی شعر پڑھ رہا ہے۔ نیچے کے کمروں کو دیکھ کر میں نے اوپر کے کمروں کی طرف جانا چاہا اور اس وقت میں نے وہ سیڑھی دیکھی جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ کوئی سو فٹ کے قریب اونچی سیڑھی ہے جو نچلی منزل سے اوپر کی منزل کی طرف جاتی ہے اس کے ربڑ کے جُھنجوں پر جب میں نے پیر رکھ کر ذرا پیر کو دبایا تو یکدم اس سیڑھی نے مجھے اٹھانا شروع کیا اور نہایت سہولت کے ساتھ میں اوپر پہنچ گیا۔ وہاں بھی کچھ نظارہ میں نے دیکھا جو کچھ عرصہ تک تو مجھے یاد رہا لیکن خواب لکھوانے میں چونکہ دیر ہو گئی اس لئے اب وہ مجھے یاد نہیں رہا۔

(۴)

میں نے دیکھا کہ میں گویا قادیان گیا ہوں اور وہاں سے پھر آگے پٹھانکوٹ وغیرہ کے علاقوں کی طرف بھی میں گیا ہوں۔ وہاں میں نے دیکھا کہ کچھ مسلمان موجود ہیں وہ گوجر ہیں یا قصائی ہیں۔ ان کے اچھے مضبوط جسم اور سفید کپڑے ہیں ان سے معلوم ہوا کہ وہ مضبوطی سے اسلام پر قائم ہیں۔ وہ لوگ مجھے بڑے شوق سے آکر ملے اور اپنے حالات سنانے شروع کئے۔ باتوں باتوں میں انہوں نے کہا کہ ہمارے کچھ رشتہ دار پاکستان میں ہیں۔ ہم انہیں کچھ روپیہ بھجوانا چاہتے ہیں۔ کیا آپ اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں۔ ان کی باتوں سے معلوم ہوا کہ ان کی مالی حالت اچھی ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ تو شاید ناجائز ہو۔ مگر آپ لوگ قادیان میرے پاس آئیں۔ وہاں ہم مشورہ کریں گے کہ کوئی قانونی صورت اس قسم کی نکل سکتی ہے یا نہیں۔

(۵)

میں نے دیکھا کہ گویا میں ہندوستان کے کسی شہر میں ہوں مغربی بنگال یا بہار کی طرف معلوم ہوتی ہے۔ کچھ لوگ میرے پاس ملنے کے لئے آئے جو تعلیم یافتہ اور رؤسا معلوم ہوتے ہیں۔ میں اس وقت ذکر الٰہی کر رہا ہوں۔ بجائے اس کے کہ میں ذکر الٰہی چھوڑ کر ان سے باتیں کرتا اپنی عادت اور سلسلہ کے دستور کے خلاف میں نے ذکر الٰہی بلند آواز میں کرنا شروع کر دیا۔

جیسے پرانے زمانہ میں صوفیاء کیا کرتے تھے۔ اس وقت میری آواز میں نہایت ہی سوز اور گداز پیدا ہوا۔ اور میں نے محسوس کیا کہ اگر میں ان کو تبلیغ کرتا۔ تو ان پر اتنا اثر نہ ہوتا۔ جتنا کہ ذکر الٰہی سے ان پر اثر ہوا ہے۔ اور مجھے محسوس ہوا۔ کہ ان لوگوں کے دل آپ ہی آپ بدلتے چلے جا رہے ہیں۔ اور احمدیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب میں اس جگہ پر پہنچا ہوں۔ تو وہ عصر کا ابتدائی وقت ہے۔ اور سفر میں ظہر کی نماز کا وقت گذر گیا ہے۔ اور ہم نے اکٹھی نمازیں پڑھنی ہیں۔ میں نے نماز کا خیال کر کے ذکر الٰہی کو ختم کر دیا۔ اور ان لوگوں سے کہا۔ کہ ہم نے نماز پڑھنی ہے۔ ایک بڈھا آدمی جو بہت فہمیدہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ اور رئیس بھی معلوم ہوتا ہے۔ اس کی سفید ریش بہت اچھی اور بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اس نے کہا بہت اچھا ہم بھی ساتھ ہی نماز پڑھیں گے۔ آپ وضو کیجیئے۔ چنانچہ سب لوگ اٹھ بیٹھے۔ مجھے وہ شخص ایک غسل خانہ میں لے گیا وہاں کسی نوکر سے اس نے کہا۔ کہ ان کو وضو کراؤ۔ ایک پیتل کا خوبصورت لوٹا صراحی کی شکل کا رکھا ہوا ہے۔ جس سے میں نے وضو کرنا شروع کیا ہے۔ جب میں وضو کر کے فارغ ہوا۔ اور اس کمرہ کی طرف گیا۔ جہاں نماز ہونی تھی۔ تو میں نے دیکھا کہ کوئی احراری نما ملا بیٹھا ہوا ان لوگوں کے اندر احمدیت کے خلاف سخت غیظ و غضب سے بھری تقریر کر رہا ہے۔ میں نے دل میں سوچا۔ کہ اب تو شاید یہ لوگ ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھیں۔ بلکہ شاید ہمیں بھی اس جگہ نماز پڑھنے سے روکیں۔ مگر میرے جاتے ہی وہ ملا خاموش ہو گیا۔ اور وہ لوگ جو غیر احمدی معززین تھے۔ کمرہ میں ادھر ادھر پھیل کر بیٹھ گئے۔ جب تکبیر ہونے لگی۔ اور وہ لوگ نماز میں شامل ہونے لگے۔ تو میں نے ان سے کہا۔ کہ ہم لوگ سفر میں تھے۔ اور ظہر کی نماز ادا نہیں کر سکے۔ ہم نے پہلے ظہر کی نماز ادا کرنی ہے پھر عصر کی۔ اور آپ لوگ تو شاید ظہر کی نماز پڑھ چکے ہوں گے۔ اس پر وہ لوگ الگ ہو گئے۔ اور میں ظہر کی نماز پڑھانے کے لئے کھڑا ہوا۔ وہ بڈھا آدمی جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ وہ ایک چادر لے کے ایک کونہ میں لیٹ گیا۔ اور اس نے اونچی اونچی آواز سے یہ کہنا شروع کیا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو اللہ تعالےٰ کی اطاعت کو سب چیزوں پر مقدم رکھتے تھے۔ اگر اللہ تعالےٰ فرماتا تھا۔ اس طرح کرو۔ تو اس طرح کرتے تھے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ فرماتا تھا اسی طرح کرو تو اسی طرح کرتے تھے۔ اگر اللہ تعالےٰ فرماتا تھا۔ اکڑ کر چلو۔ تو اکڑ کر چلتے تھے۔ اور اگر اللہ تعالےٰ فرماتا تھا۔ کہ لنگڑا کر چلو تو لنگڑا کر چلتے تھے۔ جیسا کہ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی دفعہ مدینہ میں نماز جمع کی ہے۔ بغیر اس کے کہ کوئی لڑائی ہو۔ یا کوئی اور ایسا کام ہو۔ (احادیث میں آتا ہے۔ کہ بغیر بارش اور بادل کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ مدینہ میں نماز جمع کر لیا کرتے تھے) میں اس شخص کی یہ باتیں سنکر سمجھتا ہوں۔ کہ یہ اپنے ساتھیوں کو بتانا چاہتا ہے۔ کہ ان کے نماز جمع کرنے سے تمہارے دل میں کوئی شبہ پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ جو کچھ کر رہے ہیں۔ اسلام کے مطابق ہے۔ اور اسلامی تعلیم پر عمل کرتے وقت کسی شخص کے طعن و تشنیع کی پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ پھر اس شخص نے کہا۔ کہ نماز اگر پڑھ لی گئی ہو۔ تو پھر بھی یہ ثابت ہے۔ کہ اگر دوبارہ نماز پڑھ لی جائے۔ تو کوئی حرج نہیں ہوتا۔ اور یہ کہہ کے وہ اٹھا تا کہ وہ بھی ظہر کی نماز میں ہمارے ساتھ شامل ہو جائے۔ اور اس کا اثر اس کے ساتھیوں پر پڑے۔ اور وہ بھی شامل ہو جائیں۔ لیکن پھر میں نے نہیں دیکھا کہ آیا وہ نماز میں شامل ہوا ہے یا نہیں۔ مگر اس نظارہ کو دیکھ کر میری طبیعت میں بھی جوش پیدا ہوا۔ اور کلمات تسبیح وغیرہ میں نے ایسی صورت میں کہنے شروع کئے۔ کہ پاس کا بیٹھا ہوا آدمی سن سکتا تھا۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں نے دیکھا کہ فضا میں تسبیح و تحمید کے گونجتے ہوئے الفاظ میرے کان سن رہے تھے۔

(۷)

میں نے رؤیا میں دیکھا۔ جیسے کسی غیر احمدی رئیس نے میری دعوت کی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا میں لاہور میں ہوں۔ میں چند دوستوں کے ساتھ مل کر دعوت کے لئے جا رہا ہوں۔ راستہ میں ایک چوک پر میں نے دیکھا کہ ایک کتا تین زنجیروں سے بندھا ہوا ہے۔ ان زنجیروں کی شکل اس طرح ہے۔

ایک زنجیر سامنے کی طرف ایک کیلے سے گاڑی ہوئی ہے۔ ایک دائیں طرف ہے۔ اور ایک بائیں طرف ہے۔ اور یہ تینوں زنجیریں کتے کے پٹے میں پڑی ہوئی ہیں۔ وہ اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر کامیاب نہیں ہوتا۔ کوشش بھی اس کی زیادہ زوردار نہیں معمولی سی ہے۔ مجھے اس پر رحم آیا۔ اور میں نے وہ تینوں زنجیریں کھول دیں اور وہ آزاد ہو گیا۔ آزاد ہونے پر اس نے جھرجھری لی۔ اور میری طرف منہ کر کے انسانوں کی طرح باتیں کرنے لگا۔ اس نے کہا۔ آپ نے مجھے آزاد کروایا ہے۔ اب میں آپ کی رفاقت نہیں چھوڑوں گا۔ اور ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گا۔ مجھے یہ بات دیکھ کر بہت تعجب ہوا۔ کہ کتا انسانوں کی طرح باتیں کر رہا ہے۔ میں نے اسے کہا۔ کہ تم انسانوں کی طرح باتیں کر لیتے ہو۔ کیا انسانوں کی طرح سیدھا چل بھی لیتے ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ میں نے کہا ریچھ تو دو پاؤں پر چل لیتا ہے۔ (بعض قسم کا بندر بھی چل لیتا ہے مگر خواب میں مجھے بندر کا خیال نہیں آیا) اس نے جواب دیا۔ کہ ہاں بعض قسم کے جانور بے شک چل لیتے ہیں۔ لیکن عام طور پر جانور کا یہ خاصہ نہیں۔ کہ وہ دو پیروں پر چلے۔ اس کے بعد کچھ اور باتیں بھی اس سے ہوئیں۔ اور وہ کتا بھی میرے ساتھ اس دعوت میں چلا گیا۔ وہاں بہت سے لوگ جمع ہیں۔ بیسیوں غیر احمدی مہمان بھی آئے ہوئے ہیں کھانے کا انتظام میزوں پر نہیں بلکہ فرش پر ہے۔ اور گاؤ تکیے وغیرہ لگے ہوئے ہیں۔ یہ بولنے والا کتا دیکھ کر لوگوں کی توجہ اور باتوں سے ہٹ گئی ہے۔ اور زیادہ تر لوگ اس سے آ کر باتیں کرتے ہیں۔ اور وہ بڑی سہولت اور آسانی سے جواب دیتا ہے۔ لیکن ہے کتے کی شکل۔ اس کی بیٹھک اور چال سب کتے والی ہے۔ اور مجھ سے کچھ دور ہٹ کر مؤدب ہو کر بیٹھا ہوا ہے۔ جیسے کتا اگلی ٹانگیں اٹھا کر اور پچھلی ٹانگیں بچھا کر بیٹھتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ کوئی جماعت یا کوئی فرد جو غیر تربیت یافتہ ہے۔ اور اسلامی اخلاق سے بے بہرہ ہے۔ لیکن سیاسی یا معیشتی یا عائلی جکڑ بندیوں میں پھنسا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قوم یا اس شخص کو میرے ذریعہ سے نجات دے گا۔ اور اس کے بعد اس کی ایک حد تک اصلاح ہو جائے گی۔ اور وہ وفاداری کے ساتھ میرا ساتھ دینے پر آمادہ ہو جائیگا۔ یا وہ قوم آمادہ ہو جائے گی۔

(۸)

میں نے دیکھا کہ میری ایک عزیزہ خاتون کہتی ہیں۔ میں نے اپنے خاوند کی جدائی کو بھلانے کی کوشش کی تھی۔ اور میں سمجھتی تھی کہ میں کامیاب ہونگی۔ لیکن فلاں فلاں حادثات کی وجہ سے میری وہ کوشش ناکام ہوتی نظر آتی ہے

(۹)

میں نے دیکھا کہ میں ایک جگہ پر بیٹھا ہوں۔ میری عمر جوانی کی ہے جیسے کوئی سترہ اٹھارہ سال کی عمر کا لڑکا ہوتا ہے۔ میرے ساتھ ایک اور لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ جو کوئی سات آٹھ سال کی معلوم ہوتی ہے۔ اس کے سر پر اوڑھنی ہے۔ اور جیسے بچے بڑوں کی نقل میں بعض دفعہ پردے کا اظہار کرتے ہیں اسی طرح وہ اوڑھنی منہ پر ڈالے بیٹھی ہے۔ ہمارے سامنے کوئی بزرگ عورت ہیں۔ لیکن وہ نظر نہیں آتیں البتہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہمارے سامنے ایک بزرگ عورت بیٹھی ہیں۔ وہ بزرگ خاتون مجھ سے پوچھتی ہیں کیا تمہیں اپنی زندگی کا وہ واقعہ یاد ہے۔ جب ریلوے جنکشن پر گھر کے بڑے آدمی تمہیں چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ اور تم ریل گاڑی میں اکیلے رہ گئے تھے۔ میں نے اس غیر مرئی خاتون سے کہا۔ میری زندگی کا یہ واقعہ مجھے ہمیشہ ہی پریشان رکھتا ہے۔ مجھے اتنا تو یاد پڑتا ہے۔ کہ ہم گھر سے نکلے۔ پھر یہ یاد پڑتا ہے۔ کہ ایک جگہ جا کر ہمارے بزرگ ہم سے الگ ہو گئے۔ لیکن اگلا واقعہ مجھے بالکل یاد نہیں آتا۔ اور میرا حافظہ میری بالکل مدد نہیں کرتا۔ کہ پھر ہم نے کس طرح سفر کیا۔ کہاں پہنچے اور کس طرح پہنچے۔ میں نے اتنی ہی بات کہی تھی۔ کہ وہ چھوٹی سی لڑکی جو میرے پاس بیٹھی تھی۔ آگے جھکی اور اس نے کہا۔ مجھے یاد ہے میں بھی ساتھ تھی۔ اور میں بھی پیچھے رہ گئی تھی۔ اور اس نے اس بات کو ذرا لمبے پیرایہ میں بیان کرنا شروع کیا۔ چونکہ میں خیال کرتا تھا۔ کہ وہ پریشان کرنے والا خیال شاید آج حل ہونے والا ہے۔ اس لئے اس کی لمبی گفتگو مجھے ناپسند ہوئی۔ اور میں نے اس لڑکی کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "چھوڑو ان لمبی باتوں کو کہ تم یوں بیٹھی ہوئی تھیں۔ اور تمہارے سر پر اس وقت بھی اوڑھنی تھی، چھوڑو یہ کیا بات ہے۔" اس پر

لڑکی ــــ نے کہا نہیں نہیں۔ میں اصل واقعہ کی طرف آتی ہوں۔ جب ہم نے دیکھا کہ ہم اکیلے رہ گئے ہیں۔ اور بزرگ ہمیں بھول کے اُتر گئے ہیں۔ تو میں نے اپنی اوڑھنی ذرا اور نیچے کھینچی۔ اور گردن جھکا کے بیٹھ گئی۔ اور ہونٹ باہر نکالنے شروع کئے۔ اور رونے کی تیاری کی۔ اس وقت وہ عملاً بھی اوڑھنی کو اور نیچے جھکا لیتی ہے۔ اور جس طرح بچیاں روتی ہیں اسی طرح اس نے اپنی شکل بنالی ہے۔ پھر اس نے کہا جب میں رونے لگی تو ایک شخص لمبے سے چہرہ کا اور لمبی سی ڈاڑھی والا ریل کی کھڑکی میں سے سر نکال کے اندر کی طرف جھکا اور میرے سر پر ہاتھ رکھ کے اس نے کہا "بی بی یہ کونسی رونے کی بات ہے۔ انسان کی زندگی میں ایسے واقعات آیا ہی کرتے ہیں۔" جب اس لڑکی نے کہا کہ ایک آدمی لمبے سے منہ کا اور لمبی ڈاڑھی والا اندر جھکا تو معاً مجھے خیال آیا۔ مولوی برہان الدین صاحب مولوی برہان الدین صاحب گویا یہ وہ تھے۔ پھر اس لڑکی نے کہا اس کے بعد وہ آدمی کمرے کے اندر داخل ہوا۔ اور آکر ہمارے پاس بیٹھ گیا۔ اور ہمارے ساتھ گیا۔ اور ہم منزل مقصود پر خیریت سے پہنچ گئے۔ تب میرے دل میں آیا۔ مولوی برہان الدین نہیں خدا کا فرشتہ آنکھ کھلنے کے بعد اس وقت بھی اور بعد میں بھی اس عجیب رویا پر میں نے غور کیا۔ اور میں نے سمجھا کہ یہ میری زندگی کی تفسیر ہے۔ اس وقت تک جو میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ چھوٹی لڑکی جو میں نے دیکھی وہ جماعت احمدیہ ہے۔ اور جنکشن پر بزرگوں کا اتر جانا۔ اور ہم کو چھوڑ جانا یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ہے۔ اور ایک فرشتے کا آکر یہ کہنا کہ رونے کی کونسی بات ہے۔ انسان کے ساتھ یہ واقعات پیش آیا ہی کرتے ہیں۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مامورین آخر ایک وقت میں جماعت سے جدا ہو ہی جایا کرتے ہیں۔ لیکن بجائے رونے دھونے کے جماعت کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ فرشتوں کی مدد سے دین کے احکام کو دنیا میں پھیلائے۔ اور میرا یہ کہنا کہ اس کے بعد کے واقعات کا مجھے پتہ نہیں کہ ہم کس طرح گئے۔ اور کہاں پہنچے۔ اسی نے مجھے تعبیر کی طرف توجہ دلائی۔ کیونکہ زندہ انسان نہیں جانتا کہ اس کی آخری منزل کہاں ہوگی۔ اور اس کا سفر کس طرح ختم ہوگا۔ لیکن رویا نے بتایا کہ گو وہ حالات جو آئندہ پیش آنے والے ہیں ان کو کما حقہ سمجھنا تو انسان کے لئے ناممکن ہے۔ اور انسان جب تک اپنی منزل پر پہنچ نہیں جاتا۔ وہ حیران ہی رہتا ہے کہ میرے اس سفر کا انجام کیا ہوگا؟ لیکن تم کو اتنا بتایا جاتا ہے کہ تمہارا سفر برہان الدین اور فرشتوں کی معیت میں ہوگا۔ یعنی خدا تعالیٰ اس سفر کو پورا کرنے اور اس کا انجام نیک کرنے کا خود ذمہ وار ہوگا۔

ربوہ میں زنانہ کالج کا اجراء

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ میں زنانہ کالج جامعہ نصرت کے نام سے کھل چکا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنی بچیوں کو آئندہ تعلیم کے لئے ربوہ بھجوائیں۔ تاکہ وہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم اور دینی ماحول حاصل کر سکیں۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا بھی انتظام ہوگا۔ فی الحال صرف فسٹ ایر (ایف۔ اے) کھولی گئی ہے۔ پراسپکٹس اور فارم داخلہ پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ داخلہ شروع ہو چکا ہے

مریم صدیقہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ

خدام الاحمدیہ کا گیارھواں سالانہ اجتماع

۱۲-۱۳-۱۴ اکتوبر ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع اس کے مرکز میں ہوا کرتا ہے۔ اس وقت تک دس اجتماع ہو چکے ہیں۔ گیارھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ مندرجہ بالا تاریخوں میں ربوہ میں ہوگا۔ اس کے متعلق تفاصیل سے دو تین دن میں مجالس کو انفرادی اطلاع بھجوا دی جائے گی۔

جملہ مجالس اور عہدہ داران مجالس ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ خدام میں تحریک کریں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ اور اجتماع میں شامل ہونے کے لئے پوری تیاری کر کے آئیں۔ تا وہ اس کے مختلف پروگراموں میں اپنی تیاری کا مظاہرہ کر سکیں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کو الفضل خود خرید کر پڑھنا چاہیئے ::

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کے میٹرک کے نتائج

از مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر

احباب کرام میں سے ایک کثیر تعداد نے مجھے اعلیٰ نتائج پر مبارکباد کے خطوط تحریر فرمائے ہیں میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اس امر کا صمیم قلب کے ساتھ اعتراف کرتا ہوں کہ اساتذہ متعلقہ کی ان تھک محنت اور جانفشانی اور سلسلہ کے بزرگوں (جن میں خصوصیت کے ساتھ میں حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی خان صاحب اور حضرت خان صاحب برکت علی خان صاحب کے اسماء کا ذکر کرتا ہوں) کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سکول ہذا کے لئے جاذب ہوئی ہیں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ تفصیل نتائج درج ذیل ہے۔

نام مضمون	یونیورسٹی کے نتائج کی شرح	سکول ہذا کے نتائج	استاد متعلقہ
ریاضی	۷۵.۷	۱۰۰%	چوہدری عبدالرحمن صاحب بی۔ اے بی ٹی
عربی	۸۶.۳	۱۰۰%	مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی
انگریزی	۷۴.۵	۸۶.۶%	چوہدری عبدالرحمن صاحب بنگالی بی۔ اے بی ٹی ایل۔ ایل۔ بی
اردو	۹۰.۲	۱۰۰%	مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی
ڈرائنگ	۸۹.۶	۹۷.۴%	ماسٹر محمد نور الٰہی صاحب
تاریخ جغرافیہ	۷۶.۵	۹۴.۸%	ماسٹر محمد سعد اللہ خانصاحب بی۔ اے بی ٹی
فارسی	۸۴.۵	۸۳%	ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی
سائنس	۷۰.۴	۷۵.۷%	صوفی غلام محمد صاحب بی ایس سی۔ بی ٹی
حفظان صحت و شہریت	۸۲.۱	۱۰۰%	سید محمود اللہ شاہ ہیڈ ماسٹر

میں احباب کرام کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ اساتذہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی بے پایاں برکات سے متمتع فرمائے۔ میں اور جملہ طلباء اساتذہ کرام کے بے حد ممنون ہیں جزاھم اللہ خیراً۔ آئندہ امتحان میں شامل ہونے والے طلباء اور پڑھنے والے اساتذہ کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں:

ہندوستان کے صاحب نصاب دوست متوجہ ہوں

کچھ عرصہ سے مد زکوٰۃ کی آمد میں نمایاں کمی نظر آرہی ہے۔ متعدد جماعتوں کے صاحب نصاب احباب کو نظارت ہذا کی طرف سے براہ راست تحریک بھجوائی جاچکی ہے۔ جملہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت کو اپنی جماعت کے دوستوں پر اچھی طرح واضح کریں۔ اور جو احباب صاحب نصاب ہوں۔ ان کا نام ولدیت معین کوائف، رقم و تاریخ واجب سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں تا اس کا ریکارڈ کرتے ہوئے ایسے احباب کو براہ راست مرکز کی طرف سے بروقت ادائیگی زکوٰۃ کی تحریک کی جاسکے۔ نیز جن دوستوں پر زکوٰۃ کی رقم واجب ہو چکی ہو۔ ان سے فوری وصولی کی کوشش کی جائے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

سکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کے لئے یاد دہانی

نظارت ہذا کی طرف سے اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت ماہواری رپورٹ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچا دیا کریں۔ یہ اعلان یاددہانی کے طور پر ہے۔ سیکرٹری صاحبان توجہ فرمائیں۔ رپورٹ فارم طبع ہو چکے ہیں۔ ضرورت مند عہدیدار منگوالیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

درخواستِ دعا ۔ میرے ناک کے راستہ سے خون آتا ہے۔ اب چند دنوں سے بیماری نے بہت زیادہ زور کر لیا ہے نور ہسپتال ربوہ میں داخل ہوں۔ لیکن ابھی تک کوئی آرام نہیں ہے۔ احباب دعا کریں کہ صحت قائمہ [illegible]

اعلان نکاح

مورخہ ۹ جون ۱۹۵۱ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر مشین محلہ ۳۲ جہلم بمکان ڈاکٹر نور الٰہی صاحب احمدی بموجودگی امیر صاحب و دیگر احمدی معززین مسمات امۃ السلام صاحبہ بنت ڈاکٹر نور الٰہی صاحب احمدی کا نکاح پانچ ہزار روپیہ مہر پر مسمی میاں نثار احمد صاحب ولد بابو کرم الٰہی صاحب احمدی سے میں نے پڑھا۔ مہر کی ادائیگی میں کوٹھی کا ایک حصہ لڑکی کے نام لگایا جائے گا۔ احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک ہو۔

محمد حسین احمدی مبلغ جہلم

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کا ٹریکٹ نمبر ۳

کمیونزم اور اسلام

(فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

کمیونزم کا اقتصادی نظام

۱۔ ”سب سے پہلا اعتراض جو کمیونسٹ نظام پر مجھے اور ہر موت کے بعد کی زندگی کے ماننے والے کو ہونا چاہیئے یہ ہے کہ اس میں شخصی طوعی جدوجہد جو زندگی کے مختلف شعبوں میں ظاہر ہو کر انسان کو اخروی زندگی میں مستحق ثواب بناتی ہے۔ اس کے لئے بہت ہی کم موقعہ باقی رکھا گیا ہے ..... وہ روٹی کھا سکتا ہے۔ وہ کپڑا پہن سکتا ہے۔ وہ رہائش کے لئے مکان لے سکتا ہے۔ وہ اپنا علاج کرا سکتا ہے۔ وہ اپنی تعلیم سے بے فکر ہو سکتا ہے۔ مگر آخروی زندگی کے لئے اس کے پاس ایک پیسہ بھی نہیں چھوڑا جاتا۔ گویا اس کی چالیس پچاس سالہ زندگی کی تو فکر کی گئی ہے مگر اس کے عقیدہ کی رو سے جو غیر متناہی زندگی آنے والی تھی۔ اس کو یونہی چھوڑ دیا گیا ہے“

(اسلام کا اقتصادی نظام ص۶۰)

۲۔ ”اسلام کی تعلیم ...... یہ ہے کہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حق ملکیت کو جائز طور پر تسلیم کیا ہے ...... (۱) بوجہ ملکیت کو تسلیم کرنے کے ہر شخص جس کے پاس زمین ہوگی۔ اسے بہتر طور پر کاشت کرے گا۔ کیونکہ اس کے گزارہ کا مدار اس زمین پر ہوگا۔ (۲) اس کے بچے یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس زمین پر کاشت کریں گے اس فن میں مہارت پیدا کرنے کی کوشش کریں گے (۳) اگر زمین نسبتی طور پر زیادہ بھی ہوگی۔ تو تقسیم وراثت کے ذریعہ سے لازماً کم ہوتی جائے گی ... کمیونزم نے زمین کے متعلق یہ نظریہ قائم کیا کہ زمین سب کی سب ملک کی ہے۔ اور اس طرح حکومت کی ہے۔ اس طرح سب زمینداروں کو انہوں نے مزدور بنا دیا۔ ... جب اس نظام کو اس کی تمام تفاصیل کے مطابق ملک میں رائج کیا گیا تو زمینداروں نے محسوس کیا کہ (۱) ان کو محض مزدور کی حیثیت دی گئی ہے۔ اور عام تاجر اور صناع سے بھی ان کا درجہ گرا دیا گیا ہے (۲) ان کے عائلی نظام کو تہہ و بالا کر دیا گیا ہے ...... (۳) ان کو ہر وقت اپنے وطنوں سے بے وطن ہونے کا خطرہ ہوگا (۴) وہ اپنی روزمرہ کی ضروریات زمین سے پیدا نہ کر سکیں گے۔ بلکہ وہی اشیاء لے سکیں گے جن کی حکومت انہیں اجازت دے“

(اسلام کا اقتصادی نظام ص۷۶، ۷۷)

۳۔ ”اس نظام سے گو روٹی کپڑا ملتا ہے۔ مگر اس کا ایک بہت بڑا نقص یہ ہے کہ اس سے آئندہ علمی ترقی بالکل رک جائے گی۔ اس لئے کہ روٹی اور کپڑے کے لئے جتنا روپیہ ایک شخص کو ملتا ہے۔ وہ اتنا ناکافی ہوتا ہے کہ اس میں سفر کرنا اور دنیا میں پھرنا ایک کمیونسٹ کے لئے بالکل ناممکن ہے۔ جب تک روسیوں کو اقتصادیات میں حریت شخصی حاصل تھی وہ اپنے روپیہ کا ایک حصہ مختلف سفروں کے لئے رکھ لیتے تھے ...... مگر اب کمیونسٹ سسٹم کی وجہ سے ان کا لوگوں سے ملنا۔ دنیا کے حالات معلوم کرنے کے لئے مختلف ممالک میں پھرنا بالکل ناممکن ہو گیا ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ قوم میں ذہنی تنزل واقع ہو جائے گا۔

(اسلام کا اقتصادی نظام ص۷۸، ۷۹)

۴۔ ”چوتھا نقص اس نظام میں یہ ہے کہ جب بھی اس میں خرابی پیدا ہوئی۔ اور اس تحریک پر زوال آیا ملک میں ڈکٹیٹرشپ قائم ہوگی۔ اور نتائج پہلے سے بھی خطرناک ہو جائیں گے۔ وجہ یہ کہ اس نظام نے قابلیت کو مٹا کر دماغ کو ضائع کر دیا گیا ہے۔ اس لئے جب بھی تنزل ہوگا۔ یہ تحریک کلی طور پر گر جائیگی اور خلا کو پُر کرنے کے لئے سوائے ڈکٹیٹر کے اور کوئی چیز میسر نہ آئے گی“ (ص۷۹)

۵۔ ”پانچواں نقص کمیونزم کے اقتصادی نظام میں یہ ہے کہ اس میں سود کی ممانعت کو بطور فلسفہ اختیار نہیں کیا گیا .... روس میں اگر افراد سے لین دین کرنے والے بنک نہیں۔ تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ کیپیٹلزم کی جڑ کو جو سود ہے روس نے کاٹ دیا ہے ..... کمیونزم کے لٹریچر میں سود کی ممانعت کا کوئی ذکر نہیں اور یہ بات مجھے اسبات کا دعویٰ کرنے کا حق دیتی ہے کہ کمیونزم سود کی اصولی طور پر مخالف نہیں۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ روسی گورنمنٹ دوسری حکومتوں سے جو سود کے بغیر کوئی کام نہیں کرتیں روپیہ قرض لیتی ہے۔ اس امر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کمیونزم سود کی مخالف نہیں ہے۔ بلکہ اس کے حق میں ہے .... اگر میری یہ رائے درست ہے۔ تو .... یہ امر بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ روس میں سودی کاروبار کی کمی محض ایک وقتی امر ہے۔ لیکن جب کمیونسٹ لوگ روس سے باہر جانے لگیں گے۔ تو وہاں کاروبار کے لئے وہ سود پر روپیہ لیں گے .... اسی طرح جنگوں کو کامیاب طور پر چلانے اور وسیع صنعتی ترقی کے لئے سٹیٹ بنک کی شاخیں ملک میں کثرت سے کھولی جائیں گی۔ اور آخرکار سود اسی طرح کمیونزم کو کیپیٹلزم کی طرف لے جائیگا۔ جس طرح دوسرے مغربی ممالک کو لے گیا ہے“

(اسلام کا اقتصادی نظام ص۸۰، ۸۱)

۶۔ ”چھٹا نقص کمیونسٹ اقتصادی نظام کا جس کی وجہ سے کیپیٹلزم کچلا نہیں جا سکتا۔ ایکسچینج کے طریق کا جواز ہے ..... روس نے اس نظام کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور اس طرح ملکی کیپیٹلزم کی بنیاد کو قائم رکھا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جوں جوں روسی صنعت و حرفت مضبوط ہوگی۔ کمیونزم زیادہ سے زیادہ اس ہتھیار سے کام لے گی۔ اور کمزور ممالک کی تجارتوں کو اپنے مطلب اور فائدہ کے لئے استعمال کرے گی۔ اور اس طرح گو مادی دولت کو جمع کر لے گی۔ لیکن اصولی طور پر خود اپنے اصول کو توڑنے والی اور غریب اور کمزور ممالک پر ظلم کرنے والی ثابت ہوگی“۔ (اسلام کا اقتصادی نظام ص۸۲، ۸۳)

۷۔ ”ساتواں اس نظام کے اقتصادی حصہ کو چلانے کے لئے جبر سے کام لیا جاتا ہے۔ جو آخر ملک کے لئے مضر ثابت ہوگا ... بجائے اس کے کہ آہستہ آہستہ ترغیب اور تربیت سے لوگوں کی عادات درست کی جاتیں اور اپنے سے کمزور پر رحم کی عادت ڈالی جاتی۔ اور غرباء کی محبت اور ان سے مساوات کا خیال ان سے اونچے طبقہ کے لوگوں کے دلوں میں ڈالا جاتا۔ کمیونزم جبر کی طرف مائل ہوتی ہے اور اس کی تعلیم دیتی ہے اس نے برسر اقتدار آتے ہی یکدم آسودہ حال لوگوں کی دولت کو چھین لیا۔ اور ان کی تمام جائیدادوں کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔ یہ ظاہر ہے کہ ایسے لوگ جن کو شاہی محلات میں سے نکال کر جھونپڑوں کے گھروں میں بٹھا دیا جائے۔ ان کے دلوں میں جتنا بھی اس تحریک کے متعلق بغض پیدا ہو کم ہے ..... اس کے مقابلہ پر بے شک اسلام نے بھی امراء سے ان کی دولت لی ہے۔ مگر جبر سے نہیں۔ بلکہ پہلے انہیں وعظ کیا۔ پھر دولت کے محرکات کو مٹایا۔ پھر ان کی ضروریات کو محدود کیا پھر انہیں زکوٰۃ اور صدقہ وغیرہ احکام کا قائل کیا اور بالآخر ان تدابیر کے باوجود جو دولت ان کے ہاتھوں میں رہ گئی۔ اسے ان کی اولادوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کرا دیا۔ اس طرح دولت اسلام نے بھی لی اور کمیونزم نے بھی۔ مگر کمیونزم نے جبر سے کام لے کر امراء سے ان کی دولت لی اور اسلام نے محبت سے ان کی دولت لی۔

(اسلام کا اقتصادی نظام ص۸۳، ۸۴)

۸۔ ”آٹھواں نقص اس نظام میں یہ ہے۔ کہ اس میں عائلی محبت کا سر کچل دیا گیا ہے۔ جو آخر مضر ہوگا۔ کمیونزم میں ماں اور باپ اور بہنوں بھائیوں اور دوسرے تمام رشتہ داروں کی محبت کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور بچوں کو کمیونزم کی تعلیم دینے اور مذہب سے بیگانہ کرنے کے لئے حکومت کے بچے قرار دے دیا گیا ہے۔ ہر بچہ بجائے اس کے کہ ماں باپ کی گود میں رہے۔ بجائے اس کے کہ ماں باپ کی آنکھوں کے سامنے پرورش پائے۔ کلی طور پر گورنمنٹ کے اختیار میں چلا جاتا ہے۔ اس طرح ماں باپ کی محبت کا خانہ بالکل خالی کر دیا جاتا ہے۔ یہ نظام بھی ایسا ہے۔ جو دیر تک چل نہیں سکتا .... یہ محبتیں کبھی کچلی نہیں جا سکتیں۔ ایک دن آئے گا کہ پھر یہ محبتیں اپنا رنگ لائیں گی“

(اسلام کا اقتصادی نظام ص۸۴، ۸۵)

۹۔ ”نواں نقص اس نظام میں یہ ہے کہ اس میں دماغ کی قدر نہیں اسلئے مجبوراً اعلیٰ دماغ کے لوگ روس میں سے باہر نکلیں گے۔ اور اپنی دماغی ایجادات کی قیمت دنیا سے طلب کریں گے۔ مالتھوزم کے نزدیک ہاتھ کا کام اصل کام ہے۔ وہ دماغی قابلیتوں کو ہاتھ کے کام کے بغیر بیکار محض قرار دیتا ہے“ (اسلام کا اقتصادی نظام ص۸۵، ۸۶)

۱۰۔ ”دسواں نقص کمیونسٹ نظام میں یہ ہے۔ کہ چونکہ اس وقت کھانا اور کپڑا وغیرہ حکومت کے سپرد ہے۔ اور صنعت و حرفت بھی اس کے سپرد ہے۔ اور ... سپورٹ بھی اس کے قبضہ میں ہیں۔ اور جس ملک میں وہ قائم ہوئی۔ وہ صنعت میں بہت پیچھے تھا۔ اس لئے فوراً حقیقی نتائج معلوم نہیں ہو سکتے۔ مگر عقلاً یہ امر ظاہر ہے کہ جب تک صرف اس قدر صنعت وہاں ہے کہ ملک کی ضروریات کو پورا کرے نقصان کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ جس قیمت پر بھی چیز بنے بکتی جائے گی۔ اور ملک میں کھپتی جائیگی اس کے مہنگا ہونے کا علم نہیں ہوگا۔ مگر ایک وقت آئیگا کہ صنعت اپنی ضروریات سے زیادہ بڑھنے لگے گی۔ اگر اس وقت صنعت کو روک دیا گیا۔ تو اسی میں تنزل شروع ہو جائے گا۔ اور اگر بڑھنے دیا گیا۔ تو اس صورت میں یہ امر لازمی ہوگا کہ روسی صنعت کی اشیاء کی وہی قیمت مقرر کی جائے۔ جن پر وہ باہر کی منڈیوں میں فروخت ہو سکیں ..... یا پھر روس کو امپیریلزم کا طریق اختیار کرنا ہوگا۔ یعنی دوسرے ملکوں کو قبضہ میں لا کر ان پر اپنی مصنوعات ٹھونسنی پڑیں گی۔ اور اس طرح خود اپنے ہاتھ سے روس اپنی آزادی کے دعووں کو دفن کر دے گا“

(اسلام کا اقتصادی نظام ص۸۶، ۸۷)

۱۱۔ ”گیارھواں نقص کمیونزم نظام میں یہ ہے۔ کہ اس کی بنیاد صرف ملکی ہمدردی پر ہے۔ عالمگیر ہمدردی کا اصل اس میں نہیں ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر روسی کمیونزم نظام صنعتی ترقی میں کامیاب ہو گیا۔ تو وہ مجبور ہوگا کہ ایک زبردست کیپیٹلسٹ نظام جو پہلے نظام سے بھی بڑا ہو۔ اور دنیا کے لئے پہلے نظام سے بہت زیادہ خطرناک ہو قائم کرے ...... اصل بات یہ ہے کہ روس نے اجتماعی سرمایہ داری کو ایک عظیم الشان شکل میں پیش کیا ہے۔ اور اس سے دنیا کو آخر بہت نقصان پہنچے گا“

(اسلام کا اقتصادی نظام ص۸۷، ۸۸)

(باقی ص۸ پر)

شہر کے معززین حضرات کی زیرِ سرپرستی
انگریزی و حسابات کی سپیشل کلاسز شروع ہیں
ملک کالج (برائے طلباء و طالبات)
۱۶ ایبٹ روڈ — لاہور

اعلان:۔ "کالج کی مشاورتی کمیٹی نے ہر اس لڑکے یا لڑکی کو جو اس کالج میں اوّل آئیگا۔ ۱۰ روپے ماہانہ وظیفہ تمام حیات دینے کا فیصلہ کیا ہے۔"
آٹھویں پاس نویں فیل سے کل فیس ‎/۷۵ Rs دسویں فیل سے کل فیس ‎/۵۵ Rs
ہوسٹل کا بہترین انتظام ہے۔

شاہی طبیب حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ کی تجویز فرمودہ

اولادِ نرینہ کی بے حد مجرب دوا
بے شمار تجربات ہو چکے ہیں

جن کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ وہ اگر پہلے سوا مہینے کے اندر اس کا استعمال شروع کر دیں تو خدا کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے
طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

صداقت احمدیت کے متعلق
۱½ لاکھ روپے کے انعامات
انگریزی و اردو میں کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہٰ دین سکندر آباد دکن

اکسیر شباب
مردمی کمزوری کو از سرِ نو بحال کرنے والی دوا۔ قیمت ۲۰ خوراک چھ روپے ‎/-/۶

سرمہ ممیرا خاص
جملہ امراض چشم کا بہترین علاج
قیمت فی تولہ تین روپے
۶ ماشہ عہ ۳ ماشہ ۱۵

زوجام عشق
طاقت کی بہترین دوائی کہ خالص اور اعلیٰ اجزا سے تیار کردہ قیمت ساٹھ گولیاں بارہ روپے ‎/-/۱۲

حبوب جوانی
مادہ حیوانیہ کو زیادہ کرتی ہے۔ اکسیر شباب ساتھ اس کا استعمال بہت ہی مفید ہے قیمت ۴ روپے

دوائی فضل الٰہی
اولادِ نرینہ کی بہترین دوائی
قیمت مکمل کورس
۱۶ روپے

تریاق سل
یہ دوا سل کے مادہ کو دور کرنے کے لئے بہترین مفید ہے۔ قیمت مکمل کورس ‎/۱۲/۵ روپیہ

شفا گن
ملیریا کی بہترین دوائی قیمت سو قرص ایک روپیہ آٹھ آنہ ‎/۸/۱

حبوب شفائی
پرانے ملیریا کے لئے تلی اور جگر کے لئے مفید دوائی قیمت پچاس گولیاں ‎/-/۲ روپیہ

نوٹ:۔ لاہور میں انٹرنیشنل ٹریڈنگ کمپنی جودھامل بلڈنگ سے خدمت خلق کے تیار کردہ مرکبات حاصل کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ **دواخانہ خدمت خلق ربوہ۔ ضلع جھنگ** (پاکستان)

جولائی میں
آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

مہربانی فرما کر ۲۰ جون ۱۹۵۱ء تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر دفتر میں بھجوا دیں۔ بصورت دیگر ۲۱ جون ۵۱ء کو قیمت کی وصولی کے لئے وی پی کیا جائے گا۔ اگر وی پی واپس آگیا۔ تو پرچہ ارسال خدمت نہ ہو سکے گا۔ اگر وی پی ڈاکخانہ میں پھنس گیا۔ تو دفتر ذمہ وار نہ ہوگا۔ (مینیجر)

نمبر	نام	تاریخ
۲۳۰۱۰	چوہدری نذیر احمد صاحب	یکم جولائی ۵۱ء
۲۳۰۸۰	محمد اقبال صاحب	〃
۲۲۱۳۸	حشمت علی صاحب	〃
۲۳۵۲۰	جماعت ظفروال	〃
۲۳۵۲۲	عبدالوحید خانصاحب	〃
۲۳۵۲۵	برکت علی صاحب	〃
۲۳۵۳۲	چوہدری نذیر احمد صاحب	〃
۲۳۵۳۵	خواجہ عبدالرشید صاحب	〃
۲۳۵۳۸	چوہدری محمد عبداللہ صاحب	〃
۲۳۵۳۹	قریشی عبدالرحمٰن صاحب	〃
۲۳۵۴۱	ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب	〃
۲۳۵۴۲	چوہدری محمد شفیع صاحب	〃
۲۳۵۴۷	سید انتظار حسین صاحب	〃
۲۳۵۴۹	چوہدری محمد اختر صاحب	〃
۲۳۵۵۰	سید افتخار حسین صاحب	〃
۲۳۵۵۲	چوہدری غلام قادر صاحب	〃
۲۳۵۵۴	چوہدری سیکھے خاں صاحب	〃
۲۳۵۵۶	غلام حیدر صاحب	〃
۲۳۵۶۷	عبدالحمید خانصاحب	〃
۲۳۵۸۸	محمد مدد علی صاحب	〃
۲۳۴۱۴	عبدالرحمٰن صاحب	〃
۲۳۳۰۱	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب	〃
۲۳۵۴۰	نواب الدین صاحب	〃
۲۰۶۰۶	محمد حسن صاحب	〃
۲۳۴۴۶	غلام احمد صاحب	〃
۲۳۲۹۰	حوالدار عبدالمالک صاحب	〃
۲۲۰۹۴	میاں غلام محمد صاحب	〃
۲۳۴۱۷	ڈاکٹر حسن صاحب	〃
۲۱۰۵۲	اللہ رکھا صاحب	〃
۲۳۷۲۳	محمد شریف صاحب	〃
۲۳۷۲۵	مرزا جہانگیر صاحب	〃
۲۳۷۲۶	شیخ بشیر احمد صاحب	〃
۲۳۷۴۳	قائد صاحب بالاکوٹ	

نمبر	نام	تاریخ
۲۳۳۰۱	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب	یکم جولائی ۵۱ء
۲۳۵۲۴	قاضی مسعود احمد صاحب	〃
۲۳۵۵۸	ملک امام الدین صاحب	〃
۲۳۵۷۳	جمعدار غلام حسین صاحب	〃
۲۳۵۷۴	مولوی غلام رسول صاحب	〃
۲۳۵۷۵	چوہدری محمد عبداللہ صاحب	〃
۲۳۵۷۰	نواب دین صاحب	〃
۲۳۵۹۷	حوالدار کلرک قریشی نذیر احمد صاحب	〃
۲۰۴۴۲	چوہدری عبدالحی صاحب	〃
۱۷۶۶۴	بابو محمد عالم صاحب	〃
۲۱۰۷۵	محمد عبدالقادر صاحب	〃
۲۳۵۹۷	حوالدار نذیر احمد صاحب	〃
۲۳۵۹۰	محمد مراد صاحب	〃
۲۳۵۸۷	ایم زیڈ دین صاحب مالا بار	۵ جولائی ۵۱ء
۲۳۵۷۸	حمیدا بنت ظریف صاحب	〃
۲۳۵۸۲	ڈاکٹر فقیر احمد صاحب	〃
۲۳۵۸۳	مولوی قربان حسین صاحب	〃
۲۳۳۰۶	سردار محمد اکبر صاحب	〃
۲۳۴۵۶	ماسٹر فضل دین صاحب	〃
۲۳۷۳۴	فضل الٰہی صاحب	〃
۲۳۷۳۳	چوہدری غلام محمد۔ محمد حیات صاحب	〃
۲۳۴۵۵	مولوی کرم الٰہی صاحب	〃
۲۳۷۷۴	لیڈی ڈاکٹر مری	〃
۲۳۷۷۸	میاں قادر بخش صاحب	〃
۲۳۵۲۸	ماسٹر سراج الدین صاحب	۳۱ جولائی ۵۱ء
۲۳۴۴۳	ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب	۷ 〃 〃
۲۳۷۲۹	محمد عثمان صاحب میسور	۱۵ 〃
۲۳۱۷۹	مولوی لال دین صاحب	۱۰ 〃
۲۳۵۹۴	مولوی عبدالسلام صاحب	۱۰ 〃
۲۳۷۶۲	عطاء اللہ صاحب	۱۲ 〃
۲۳۵۹۹	چوہدری محمد عبداللہ صاحب	۱۳ 〃
۲۳۶۰۰	ڈاکٹر لال دین صاحب	〃
۲۳۶۱۱	چوہدری فتح محمد صاحب	۱۵ 〃

اعلان دار القضاء

محمد انور صاحب ملگوں ساکن کراچی نے درخواست دی ہے کہ ایک تجارتی کاروبار کے سلسلہ میں ان کے ‎/-۱۳۹۲ روپے میاں عبدالعزیز پسر حاجی محمد ابراہیم صاحب آف چنیوٹ کے ذمہ قابل ادا ہیں اس روپے کی ادائیگی سے میاں عبدالعزیز صاحب پہلو تہی کر رہے ہیں اس درخواست، کی سماعت و انفصال کے لئے فریقین کو دار القضاء ربوہ میں طلب کیا گیا لیکن معمولی طریق سے مؤخر الذکر کو اطلاع نہیں ہو سکی۔ لہٰذا انہیں اس اعلان کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ ۲ جولائی ۱۹۵۱ء کو تشریف لا کر مقدمہ کی پیروی کریں۔ اس اعلان کے باوجود وہ مقررہ تاریخ پر حاضر نہ ہوئے تو یکطرفہ سماعت کر کے فیصلہ کر دیا جائیگا۔
(ناظم احمدیہ دار القضاء ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان))

تریاق ہٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

(کمیونزم اور اسلام (بقیہ صفحہ ۶))

اسلام کا اقتصادی نظام

"اسلام کا اقتصادی نظام مبنی ہے:-
(۱) دولت جمع کرنے کے خلاف وعظ پر۔
(۲) دولت حد سے زیادہ جمع کرنے کے محرکات کو روکنے پر (۳) جمع شدہ دولت کو جلد سے جلد بانٹ دینے یا کم کر دینے پر (۴) حکومت کے روپیہ کو غرباء اور کمزوروں پر خرچ کرنے اور ان کی ضروریات کو مہیا کرنے پر اور یہی نظام حقیقی اور مکمل ہے۔ کیونکہ اس سے (۱) اخروی زندگی کے لئے سامان بہم پہنچانے کا موقع ملتا ہے (۲) سادہ اور مفید زندگی کی عادت پڑتی ہے -- (۳) جبر کا اس میں دخل نہیں (۴) انفرادی قابلیت کو کچلا نہیں گیا (۵) باوجود اس کے غرباء اور کمزوروں کے آرام اور ان کی ترقی کا سامان مہیا کیا گیا ہے (۶) اور پھر اس سے دشمنیوں کی بنیاد بھی نہیں پڑتی"

(اسلام کا اقتصادی نظام ص۵۸)

"اسلام دنیا کے سامنے جو اقتصادی نظام پیش کرتا ہے اس میں ایک حد تک حکومت کی دخل اندازی بھی رکھی گئی ہے اور ایک حد تک افراد کو بھی آزادی دی گئی ہے۔ فردی آزادی اس لئے رکھی گئی ہے تاکہ افراد آخرت کا سرمایہ اپنے لئے جمع کر لیں اور ان کے اندر تسابق اور مقابلہ کی روح ترقی کرے اور حکومت کا تداخل اس لئے رکھا گیا ہے کہ امراء کو یہ موقع نہ ملے کہ وہ اپنے غریب بھائیوں کو اقتصادی طور پر تباہ کر دیں"

(اسلام کا اقتصادی نظام ص۳)

تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیے "اسلام کا اقتصادی نظام" از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ

شائع کردہ:۔ صدر مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج لاہور۔

ضروری تصحیح اور درخواست دعا

قریباً ایک ہفتہ ہوا "حلقہ رتن باغ میں درس القرآن" عنوان کے ماتحت شائع کیا گیا تھا کہ بعد نماز فجر حافظ مرزا ناصر احمد صاحب درس حدیث اور بعد نماز ظہر ۲ بجے مولوی محمد اعظم صاحب درس قرآن شریف دیتے ہیں۔ لیکن تراویح کے متعلق جو نماز عشاء کے بعد ہوتی ہیں "حافظ اشفاق احمد صاحب" کا نام سہواً لکھا گیا۔ دراصل نام "حافظ محمود الحق صاحب کپورتھلوی" ہے جو تراویح پڑھاتے ہیں۔ احباب اس مادرمو قعہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ نیز میری اہلیہ تین ماہ سے بیمار ہے۔ صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار حافظ عبد السمیع

ایرانی تیل کے منیجر کی طرف سے کمپنی کے حسابات دینے سے انکار

طہران ۴ جون:- آج ایران کی وزارت کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اینگلو ایرانی تیل کمپنی پر قبضہ کے سلسلہ میں آئندہ جو قدم اٹھایا جاتا ہے اس پر غور کیا گیا۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ اینگلو ایرانی تیل کمپنی کے تمام حسابات کتابیں اور دستاویزیں دینے سے انکار کر دیا ہے۔ جنہیں کمپنی پر قبضہ کے کام پر مقرر کیا گیا تھا۔ ان نمائندوں کے ایک ترجمان نے بتایا۔ کہ آبادان کے منیجر نے کاغذات اور ریکارڈ حوالہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ جب تک مذاکرات کا نتیجہ نہیں نکلتا وہ کسی قسم کا حکم ماننے کے لئے تیار نہیں واضح رہے کہ ایرانی حکومت کے نمائندوں نے کمپنی کے منیجر کو اس امر کا حکم دیا تھا۔ کہ وہ اپنے تمام کاغذات ان کے حوالے کر دیں۔ ایرانی حلقوں کا کہنا ہے کہ کابینہ کے اجلاس کے بعد ڈاکٹر مصدق نے اس امر کا حکم بورڈ کے دو ارکان کو ارسال کیا ہے۔ کہ وہ کسی قسم کی کوتاہی نہ دکھائیں بلکہ اپنے موقف پر ڈٹے رہیں۔

ڈاکٹر مصدق نے یہ بات بھی ظاہر کی ہے۔ کہ جب تیل کو قومی ملکیت بنانے کے فیصلہ پر کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی اور قانونی اعتراض ہے پھر قبضہ کرنے میں کسی قسم کی تاخیر نہیں ہو سکتی۔

برطانوی سفیر سر فرانسس شیپرڈ نے آج ایرانی حکومت کو اس امر کا انتباہ کیا ہے۔ کہ اگر برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈہ ختم نہ کیا گیا۔ تو آبادان کے علاقہ میں خطرناک قسم کا فساد شروع ہو جائے گا۔

سید نوربہار شاہ کیخلاف انضباطی کاروائی کرنے کا فیصلہ

ملتان ۴ جون:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے سید نوربہار شاہ ایم۔ ایل۔ اے کے خلاف انضباطی کاروائی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کیونکہ وہ مسلم لیگ کے منشور کیخلاف پروپیگنڈا کرنے میں مصروف ہیں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ سید نوربہار شاہ کو مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے سیکرٹری میاں محمد شفیع کی طرف سے ایک خط موصول ہوا ہے۔ جس میں ان سے اس امر کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ وجہ بیان کریں۔ کہ ان کے خلاف مسلم لیگ کے زرعی اصلاحات کے متعلق پروگرام کے خلاف انکی تقریروں کے پیش نظر کیوں نہ ان کے خلاف انضباطی کاروائی کی جائے۔ واضح رہے کہ سید نوربہار شاہ بڑے زمینداروں کے ساتھ مل کر زرعی اصلاحات کے خلاف محاذ قائم کرنے کی کوشش میں ہیں۔

آسٹریلیا کے سابق وزیر اعظم کا انتقال

کینبرا ۴ جون کل آسٹریلیا کے سابق وزیر اعظم مسٹر جوزف بی چیفلے حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔

سوڈان کے متعلق برطانیہ اور مصر میں سمجھوتہ ہو جائیگا؟

لندن ۴ جون۔ قاہرہ میں اخبارات کو سوڈانی امور کے انڈر سیکرٹری ذکی الطویل کا یہ بیان موصول ہوا ہے کہ تازہ ترین برطانوی نوٹ نے "مسئلہ سوڈان کے حل ہونے کی قوی امید پیدا کر دی ہے" اس سے ان قیاس آرائیوں کو مزید تقویت حاصل ہو گئی ہے۔ کہ دفاعی مذاکرات کے سلسلہ میں برطانیہ نے جو جواب روانہ کیا ہے۔ اس میں سوڈان کے مسئلہ کو نمایاں حقیقت حاصل ہے۔ جس وقت برطانیہ کی پہلی تجاویز روانہ کی گئی تھیں۔ سرکاری طور پر انکشاف نہ ہونے کی وجہ سے سمجھا جا رہا تھا کہ ان کا تعلق صرف نہر سویز کے علاقہ کے دفاع سے ہے۔ اور سوڈان کے سلسلہ کو نہیں چھیڑا گیا ہے۔ یہاں برطانوی نوٹ کے مندرجات کے متعلق کچھ بھی نہیں بتایا گیا ہے۔ نہ ہی بتائے جانے کا کوئی امکان ہے۔ اسٹار کے ڈپلومیٹک نامہ نگار کا کہنا ہے۔ کہ اگر نوٹ میں سوڈان کا ذکر کیا گیا ہے۔ تو یہ قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس مستقل برطانوی نظریہ میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی ہو گی۔ کہ سوڈان کے مستقبل کے متعلق آخری فیصلہ کرنے کا حق خود سوڈانیوں کا ہے۔ یہ امر تعجب خیز نہ ہو گا۔ کہ حکومت برطانیہ نے اس موقعہ پر یہ امید ظاہر کی ہو۔ کہ کوئی ایسا طریقہ وضع کیا جائے۔ جس سے برطانیہ اور مصر دونوں مل کر سوڈانیوں کو خود اختیاری کے لئے تیار کر سکیں (اسٹار)

شام کے سفارتی نمائندے احتجاج کرینگے

دمشق ۴ جون:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شام نے اپنے سفارتی نمائندوں کو ہدایت کی ہے کہ فلسطین میں اقوام متحدہ کے مبصر اعلیٰ جنرل ولیم ریلے کی اس کاروائی کے خلاف غیر ملکی حکومتوں سے احتجاج کیا جائے کہ انہوں نے یہودیوں کو ہولہ کے دلدل کو خشک کرنے کا کام دوبارہ شروع کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ سفارتی نمائندوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جنرل ریلے کے اس فیصلہ کو حفاظتی کونسل کی قرارداد کے خلاف ورزی سے تعبیر کیا جائے۔ جس میں خشک کرنے کی کاروائی کے بند کئے جانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

ایک شامی ترجمان نے بتایا۔ کہ اگر حفاظتی کونسل سے شام کی تازہ ترین اپیل ناکام رہی تو دلدل کو خشک کرنے کی کاروائی کو روکنے کے لئے طاقت استعمال کرنے میں شام غالباً اپنے کو آزاد تصور کرے گا۔ اگر ایسی کاروائی ضروری ہو گئی۔ تو شام کونسل کو اس کا ذمہ دار ٹھہرائے گا۔ (اسٹار)

آزاد کشمیر میں مہاجروں کی آبادکاری

مظفر آباد ۴ جون:۔ آزاد علاقہ میں ہندوستانی مقبوضہ کشمیر سے آئے ہوئے مہاجروں کی آبادکاری کا کام خاطر خواہ طور پر انجام دیا جا رہا ہے۔

ان مہاجرین کے بیشتر حصہ کو زرعی زمین پر آباد کیا گیا ہے اور تقریباً ۴۰۰۰۰ ایکڑ زمین انہیں الاٹ کی گئی ہے۔ دو ہزار کاروباری اداروں اور ۲۰۰ پن چکیوں کو مستحق مہاجرین کو الاٹ کرنے کا کام بھی تقریباً مکمل ہو گیا ہے۔ ایسے مقامی باشندوں کو بھی اطمینان سے بسایا جا رہا ہے جو آزادی کی جنگ کے دوران میں ہندوستانی فضائیہ کی اندھا دھند بمباری کی وجہ سے بے خانماں ہو گئے ہیں۔ (اسٹار)

ترکیہ کا دفاع اور برطانیہ

لندن (ریڈیو سے) ترکیہ کا دفاع ملک معظم کی حکومت کی نظر میں بھاری اہمیت کا حامل ہے۔ ترکیہ اور مغربی اتحادیوں کے درمیان دفاعی کوششوں کو مضبوط بنانے میں ہم مدد دیں گے۔ بلکہ اس کا خوشی سے خیر مقدم کریں گے۔ یہ اعلان وزیر خارجہ نے دار العوام میں اس درخواست کے جواب میں دیا کہ برطانیہ اور ترکیہ کے باہمی تعلقات اور بالخصوص معاشی تعاون اور دفاع کے سلسلے میں بیان دیا جائے۔

کوریا میں اشتراکی پسپا ہو رہے ہیں

ٹوکیو ۴ جون:۔ اقوام متحدہ کی پیدل فوج اور ٹینکوں کے بڑھتے ہوئے دستوں کے سامنے سے وسطی کوریا میں اشتراکی افواج اب تک پیچھے ہٹ رہی ہیں "آہنی مثلث" کے ٹوٹ جانے کے بعد اقوام متحدہ کی فوجیں ایک سے لیکر تین میل تک آگے بڑھ گئیں اور دشمن کے ڈگمگاتے ہوئے محاذ کی طرف مضبوط گشتی دستے روانہ کر دیئے گئے۔

اشتراکی پسپا ہوتے ہوئے بالخصوص مثلث کے مغربی جانب پوردون میں رسد اور گولہ بارود کے بڑے ذخیرے چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔

جنرل وان فلیٹ نے اس امر پر زور دیا ہے کہ اس وسطی مورچہ پر قبضہ نے جوابی حملہ کے لئے اشتراکی صلاحیت بہت کم کر دی ہے۔ نہ ہی اب تک اس کا پتہ چلا ہے۔ کہ دشمن اب مقاومت کے لئے کیسے کیسے طریقے اختیار کرے گا۔ (اسٹار)